366/15/9/14

مقالہ نگار کا نام : اخلاق احمد

نگراں : ڈاکٹر خالد جاوید

شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ

موضوع : اشفاق احمد: فن اور شخصیت

تلخیص:

اشفاق احمد ایک حساس طبیعت انسان ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے ادیب بھی تھے، ان کی مفکرانہ ومصلحانہ عظمت اوراس کی وسعتیں، ان کا فلسفیانہ شعور، ان کی انسانیت اور انسانی دوستی، ان کا پیغام زندگی، ان کا احترام آدمیت کے تعلق سے نظریہ اوراس کے لیے ایک روشن لائحہ عمل، اتفاق واتحاد کی تعلیم اور فرقہ بندی کے اختلاف وانتشار سے نفرت اشفاق احمد کی زندگی، شخصیت اور تخلیقات کے ایسے تابناک پہلو ہیں جس سے چشم پوشی نہیں کی جاسکتی، کوئی بھی ذی ہوش شخص اشفاق احمد کی وطنی، قومی، ملی، مذہبی تصورات، وسعت وہمہ گیری اور جامعیت کا منکر نہیں ہوسکتا۔ انھوں نے جس طرح سے اخوت ومساوات اتفاق واتحاد ہمدردی و محبت کی لَو لوگوں کے دلوں میں لگائی اوراس کی قدر وقیمت بتائی جس طرح کی قربانی، ایثار، وجذبہ جدوجہد کے لیے تیار کیا اور اسے حاصل کرنے کے لیے ہر موڑ اور ہر منزل پر عوام الناس کو سہارا دیے اور آگے بڑھایا وہ اشفاق احمد کی شخصیت، تحاریر وتقاریر اور تصانیف کا ایک ناگزیر حصہ ہے۔

اشفاق احمد کا پسندیدہ ترین حلقہ عام آدمیوں کا حلقہ تھا۔ بالخصوص غریبوں سے بے انتہا محبت کرتے تھے اور اکثر ادب کے محفلوں میں کہا کرتے تھے کہ اس ملک کو کبھی کسی غریب آدمی نے نقصان نہیں پہنچایا یا ان کی تحریر وتقریر میں ہمیشہ یہی پیغام ہوتا تھا کہ غریب آدمی کو عزت نفس دو۔ یہ اس سے زیادہ آپ سے کچھ نہیں مانگتا۔ یہ اس کا حق ہے اور آپ کا فرض اور یہی وہ خوبی تھی جس کی بنیاد پر خواص وعام اشفاق احمد سے دلی محبت اور لگاؤ رکھتے تھے۔

لیکن یہ تمام چیزیں ایک ساتھ، اوراچانک، داخل نہیں ہوگئیں بلکہ وقت نے جس تیزی اور تیز رفتاری سے کروٹ لی اور وقت وضرورت جو ایجاد کی ماں ہوتی ہے اس نے جس طرح سے اپنے دامن کو پھیلایا اشفاق

احمد کی ذہنی وفنی تشکیل وارتقا بھی اسی رفتار سے ہوئی، چنانچہ اشفاق احمد کی شخصیت، ذہنی وفنی تشکیل وارتقا پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اشفاق احمد نے جیسے جیسے زندگی کے مراحل طے کیے اسی قدر ان کے فن میں مضبوطی کے ساتھ تبدیلی بھی آتی گئی، جن کا ابتدائی دور صرف عشق و عاشقی، پیار و محبت، رومانس، دل لگی و دل بستگی اور سستی جنسی لذت تک محدود تھا وہ دیکھتے ہی دیکھتے غور وفکر، فکر وفلسفہ تہذیب وتمدن کی آبیاری، اخلاقی رواداری، قومی وملکی فلاح و بہبود اور اس سے بڑھ کر انسانیت کا احترام، انسان دوستی، اور اس سستی محبت کو لازوال آفاقی محبت میں تبدیل کرنے کے فن کو انھوں نے اپنی تمام تحریروں، تخلیقوں، افسانوں، ڈراموں، سفرناموں اور ناولٹ وغیرہ میں زبان واسلوب کی چاشنی، فن کی مہارت اور پوری ادبیت کے ساتھ برتا اور پیش کیا ہے۔